حضرت امیر معاویہ نے اپنے دور خلافت میں خطیب حضرات کو حکم دے رکھا تھا کہ وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر لعن طعن کیا کریں

Darul Tehqeeq wa Difa-e-Sahaba
دار التحقیق و دفاع صحابہ
www.sunnilibrary.com

لفظ "سب" کی حقیقت

ایک اہم شبہ:

حضرت علی اور امیر معاویہ کی باہم سب بازی (معاذ اللہ)

محقق اسلام قاطع رفض و بدعت مناظر اسلام علامہ الحاج
محمد علی نقشبندی علیہ الرحمہ بانی جامعہ رسولیہ شیرازیہ
بلال گنج لاہور

باب دوم:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر کیے گئے شیعہ مطاعن کی دندان شکن تردید

طعن اوّل

حضرت امیر معاویہ نے اپنے دور خلافت میں خطیب حضرات کو حکم دے رکھا تھا کہ وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر لعن طعن کیا کریں

حضرت امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو حضرت علی المرتضیٰ سے انتہائی عداوت اور حد درجہ کی دشمنی تھی۔ اس دشمنی کی واضح علامت یہ ہے۔ کہ انہوں نے اپنے دور کے خطباء کو یہ حکم دے رکھا تھا کہ وہ حضرت علی المرتضیٰ اور دیگر اہل بیت پر تبرّہ بازی کریں۔ حوالہ ملاحظہ ہو۔

کامل ابن اثیر:

وَقَدْ اَرَدْتُ اِيْصَاءَكَ بِاَشْيَاءَ كَثِيْرَةٍ اَنَا تَارِكُهَا اِعْتِمَادًا عَلٰى بَصَرِكَ وَلَسْتُ تَارِكًا اِيْصَاءَكَ بِخَصْلَةٍ لَا تَتْرُكْ شَتْمَ عَلِيٍّ وَ

marfat.com
Marfat.com

ذَمَّهٗ وَالتَّرَحُّمَ عَلٰى عُثْمَانَ وَالْاِسْتِغْفَارَ لَهٗ وَالْعَيْبَ لِاَصْحَابِ عَلِيٍّ وَالْاِقْصَاءَ لَهُمْ.

(کامل ابن اثیر جلد ۳ ص ۴۷۲ ذکر مقتل حجر بن عدی مطبوعہ بیروت طبع جدید)

ترجمہ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا والی بنا کر بھیجا۔ تو ہدایت دی۔ کہ میرا ارادہ ہے کہ تجھے بہت سی باتوں کی، وصیت کروں۔ لیکن ان کو تمہاری مرضی پر چھوڑے دیتا ہوں۔ لیکن ان میں سے ایک وصیت بہت ضروری ہے۔ کہ اس پر تمہیں عمل کرنا پڑے گا۔ وہ یہ کہ حضرت علی پر لعن طعن ختم نہ کرنا۔ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لیے استغفار و مغفرت جاری رکھنا۔ علی اور ان کے اصحاب کے خوب عیب بیان کرنا۔ اور ان سے دور رہنا۔

طبقات ابن سعد:

اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ لُوْطِ بْنِ يَحْيٰى الْغَامِدِيِّ قَالَ كَانَ الْوُلَاةُ مِنْ بَنِيْ اُمَيَّةَ قَبْلَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَشْتِمُوْنَ عَلِيًّا رَحِمَهُ اللّٰهُ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ اَمْسَكَ عَنْ ذٰلِكَ.

(طبقات ابن سعد جلد ۵ ص ۳۹۳ مطبوعہ بیروت)

marfat.com
Marfat.com

ترجمہ

لوط بن یحییٰ غامدی نے بیان کیا۔ کہ بنی امیّہ کے دور میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے خلیفہ بننے سے پہلے تمام والیانِ مملکت حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیا کرتے تھے۔ (اللہ حضرت علی پر رحم فرمائے) پھر جب حضرت عمر بن عبدالعزیز کا دورِ خلافت آیا۔ تو انہوں نے اس سے منع کر دیا۔

تاریخ طبری:

اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ لَمَّا وَلَّى الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ الْكُوْفَةَ فِيْ جَمَادِيْ سنہ ۴۱ وَدَعَاهُ وَقَدْ اَرَدْتُ اِيْصَاءَكَ بِاَشْيَاءِ كَثِيْرَةٍ فَاَنَا تَارِكُهَا اِعْتِمَادًا عَلٰى بَصَرِكَ بِمَا يُرْضِيْنِيْ وَ يُسْعِدُ سُلْطَانِيْ وَيُصْلِحُ بِهٖ رَعِيَّتِيْ وَ لَسْتُ تَارِكًا اِيْصَاءَكَ بِخَصْلَةٍ لَاتَتَحَمْ عَنْ شَتْمِ عَلِيٍّ وَذَمِّهٖ وَالتَّرَحُّمَ عَلٰى عُثْمَانَ وَالْاِسْتِغْفَارَ لَهٗ وَالْعَيْبَ عَلٰى وَ اَصْحَابِ عَلِيٍّ وَالْاَقْصَاءَ لَهُمْ وَتَرْكُ الْاِسْتِمَاعِ لَهُمْ۔

(تاریخ طبری جلد ۱۲ جز ۱۲ ص ۱۴۱ اذکر ۵۱ھ مطبوعہ بیروت)

ترجمہ

امیر معاویہ نے جب سنہ ۴۱ جمادی الاولیٰ میں مغیرہ بن شعبہ کو کوفہ کا گورنر

marfat.com
Marfat.com

مقرر کیا۔ تو انہیں بلایا۔ اور کہا میں تمہیں چند باتوں کی وصیت کرتا ہوں۔ ان کا پورا کرنا تمہاری مرضی پر منحصر ہے۔ لیکن ان میں سے ایک پر عمل لازمی ہے مجھے اس بات کا اعتماد ہے۔ کہ تمہارا فیصلہ میری پسند کے مطابق ہوگا۔ اور اس میں میری حکومت کی بہتری ہوگی۔ وہ بات جو تمہیں سرانجام دینا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ "علی" پر لعن طعن اور ان کی مذمت کا سلسلہ جاری رہنا چاہیئے۔ اور حضرت عثمان کے لیے دعائے مغفرت اور استغفار کو بند نہ کرنا۔ "علی" کے ساتھیوں کی عیب جوئی کرنا۔ اور ان کی کوئی بات نہ سننا۔

البدایۃ والنہایۃ:

وَلَمَّا كَانَ مُتَوَالِيًا عَلَى الْمَدِيْنَةِ لِمُعَاوِيَةَ كَانَ يَسُبُّ عَلِيًّا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ لَقَدْ لَعَنَ اللّٰهُ اَبَاكَ الْحَكَمَ وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِهٖ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْحَكَمَ وَمَا وَلَدَ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

(البدایۃ والنہایۃ جلد نمبر ۸ صفحہ نمبر ۲۵۹ مطبوعہ بیروت)

ترجمہ

امیر معاویہ کی طرف سے جب مدینہ کا والی مروان بن حکم تھا تو یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو گالی دیا کرتا تھا۔ یہ کام جمعہ کے دن منبر پر کھڑے ہو کر کرتا تھا ایک دفعہ اسے امام حسن نے کہا اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ حکم پر لعنت بھیجی

marfat.com

Marfat.com

تھی۔ اس وقت تو اس کی پشت میں تھا۔ اللہ کی لعنت اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا۔ اللہ کی لعنت ہو حکم پر اور اس کی اولاد پر۔

واللہ اعلم

جواب اوّل:

حضرت علی اور امیر معاویہ کے باہمی اختلاف کا پس منظر

تحفہ جعفریہ کی دوسری جلد میں اس طعن کا ذکر ایک عنوان کے تحت ہو چکا ہے۔ عنوان یہ تھا۔ "ایک غلط پروپیگنڈا کی تردید" یہ جلد شائع ہو چکی ہے۔ اس میں اس طعن کا جواب بھی مذکور ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اہل تشیع کے طعن کا جب ذکر چل نکلا۔ تو اس مناسبت سے ہم نے یہاں بھی اس کا ذکر کرنا ضروری سمجھا۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ہماری خواہش یہ تھی۔ کہ تمام طعن جات کو یکجا ذکر کیا جائے۔ اور ان کے لیے مستقل باب تشکیل دیا جائے۔ تاکہ قاری کو تمام مواد ایک ہی جگہ مل سکے۔ اسے ادھر اُدھر تلاش کرنے کی زحمت نہ اٹھانی پڑے۔ وہاں دوسری جلد میں اگرچہ اس کا جواب موجود ہے۔ لیکن بالاستقلال اور مضبوط طریقے سے یہاں ہی ذکر کیا جا رہا ہے۔ اس طرح اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا۔ کہ پڑھنے والے کو اس کا جواب نہایت زوردار طریقہ سے معلوم ہو جائے گا۔

یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اسی بحث کو مختلف مقامات پر مختلف انداز سے

marfat.com
Marfat.com

بھی پیش کیا گیا ہے۔ مثلاً جنگ جمل اور جنگ صفین کی بحث میں اس کا ذکر آیا۔ وہاں ہم نے یہ ثابت کیا تھا۔ کہ حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ کا عائشہ، طلحہ اور زبیر وغیرہ کے ساتھ جو اختلاف تھا۔ اس میں حضرت علی المرتضٰے حق پر تھے۔ اور فریق ثانی غلطی پر تھا۔ لیکن ان حضرات کی غلطی اجتہادی تھی۔ بطور دشمنی اور عداوت نہ تھی۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جو یہ باتیں ثابت کی جا رہی ہیں۔ کہ ان کے عامل اور خاص کر مغیرہ بن شعبہ اور مروان نے منبروں پر کھڑے ہو کر حضرت علی المرتضٰے اور ان کے ساتھیوں کو برا بھلا کہا۔ ان باتوں کا ثبوت ان لوگوں پر موقوف ہے۔ جو ان کے راوی ہیں۔

اسماء الرجال میں ہم جب ان راویوں کے بارے میں دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کی بات اتنی اہم نہیں کہ اس سے یہ طعن ثابت ہو سکے۔ اس کی تفصیل ہم جواب دوم میں ذکر کریں گے۔ سردست اگر یہ بات تسلیم کر لی جائے۔ تو یہ اسی طرح کی ایک اجتہادی غلطی ہو گی۔ جس طرح ان سے حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ کرنے کے سلسلہ میں ہوئی تھی۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء کے دل میں یہ شک جاگزیں تھا۔ کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت میں حضرت علی المرتضٰے کا ہاتھ تھا وہ اپنے شک کو یوں تقویت دیتے تھے کہ جن لوگوں نے حضرت عثمان کو شہید کیا۔ وہ بمطابق تاریخی گواہی کے حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ کی بیعت میں داخل تھے۔ ان قاتلانِ عثمان سے حضرت عائشہ صدیقہ، طلحہ اور زبیر و امیر معاویہ وغیرہ نے قصاص کا مطالبہ کیا لیکن حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ نے بوجہ خلافت کی عدم ضبطی ان کا مطالبہ پورا نہ کیا۔ حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ کے اس طرز عمل نے ان حضرات کو شک میں ڈال دیا۔ کہ قصاص سے روگردانی اس وجہ سے ہے۔ کہ یہ خود بھی اس کے حامی تھے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا جب کہیں تذکرہ ہوتا۔ لوگ دھاڑیں مار مار کر

marfat.com

Marfat.com

روتے۔ اس صدمہ کے وقت یہ لوگ حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ کو بھی کرتے۔ لہٰذا معلوم ہوا۔ کہ ان لوگوں کی یہ حرکت خطائے اجتہادی تھی۔ کیونکہ حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ کا شہادت عثمان میں قطعاً ہاتھ نہ تھا۔

نوٹ:

اہل تشیع کا عقیدہ ہے۔ کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ کی مرضی اور ان کے ایما سے واقع ہوئی۔ مگر یہ سراسر بہتان ہے خود حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ کے ارشادات اس امر کی پرزور تردید کرتے ہیں۔

حضرت عثمان کی شہادت میں حضرت علی کا قطعاً دخل نہ تھا

نہج البلاغہ:

كَتَبَهُ اَهْلَ الْاَمْصَارِ يَقُصُّ فِيْهِ مَا جَرٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَهْلِ صِفِّيْنَ وَكَانَ بَدْءُ اَمْرِنَا اِنَّا الْتَقَيْنَا وَالْقَوْمُ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ وَالظَّاهِرُ اَنَّ رَبَّنَا وَاحِدٌ وَنَبِيَّنَا وَاحِدٌ وَدَعْوَتُنَا فِى الْاِسْلَامِ وَاحِدٌ وَلَا نَسْتَزِيْدُهُمْ فِى الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَالتَّصْدِيْقِ بِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَسْتَزِيْدُوْنَنَا الْاَمْرُ وَاحِدٌ اِلَّا مَا اخْتَلَفْنَا فِيْهِ مِنْ

marfat.com
Marfat.com

دَمِ عُثْمَانَ وَ نَحْنُ فِيْهِ بُرَآءٌ۔

(نہج البلاغہ خطبہ ۵۸ ص ۴۴۸ مطبوعہ بیروت طبع جدید چھوٹا سائز)

ترجمہ

اکثر شہروں کے معززین کو حضرت نے یہ خط تحریر فرمایا ہے۔ جس میں ماجرائے جنگ صفین کا بیان ہے۔ ہماری اس ملاقات (لڑائی) کی ابتدا جو اہلِ شام کے ساتھ واقع ہوئی تھی۔ حالانکہ یہ بات ظاہر ہے۔ کہ ہمارا اور ان کا خدا ایک ہے۔ رسول ایک ہے۔ دعوت اسلام ایک ہے۔ جیسے وہ اسلام کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں۔ ویسے ہی ہم بھی۔ ہم خدا پر ایمان لانے اس کے رسول کی تصدیق کرنے میں ان پر کسی فضیلت کے خواہاں نہیں نہ وہ ہم پر فضل و زیادتی کے طلبگار تھے۔ ہماری حالتیں بالکل یکساں ہیں مگر وہ ابتداء یہ ہوئی۔ کہ خون عثمان میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ حالانکہ ہم اس سے بری تھے۔

(نیرنگ فصاحت ترجمہ نہج البلاغہ ص ۴۶۷ مطبوعہ یوسفی دہلی)

تاریخ یعقوبی:

ثُمَّ قَدِمَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْبَصْرَةَ وَ كَانَتْ وَقْعَةُ جَمَلٍ بِمَوْضِعٍ يُقَالُ لَهُ الْخُرَيْبَةُ فِيْ جُمَادِى الْاُوْلٰى سَنَةَ ۳۶ھ وَ خَرَجَا طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ

marfat.com
Marfat.com

فِيْمَنْ مَعَهُمَا فَوَقَفُوا عَلٰى مَصَافِّهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ عَلِيٌّ مَا تَطْلُبُوْنَ وَمَا تُرِيْدُوْنَ فَقَالُوْا نَطْلُبُ بِدَمِ عُثْمَانَ فَقَالَ عَلِيٌّ لَعَنَ اللّٰهُ قَتَلَةَ عُثْمَانَ۔

(تاریخ یعقوبی جلد ۲ ص ۱۸۲ مطبوعہ بیروت)

ترجمہ

جمادی الاولی ۳۶ھ میں حربیہ کے مقام پر جنگ جمل ہوئی۔ حضرت طلحہ اور زبیر اپنے ساتھیوں کو لے کر میدان میں نکلے۔ تو ان کی طرف حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی بھیج کر یہ دریافت کیا۔ کہ تم کیا چاہتے ہو۔ اور تمہارے ارادے کیا ہیں؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہمارا مطالبہ حضرت عثمان کے خون کا بدلہ ہے۔ حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ عثمان کے قاتلوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

تہذیب المتین:

روضۃ الصفاء میں ہے۔ کہ آپ نے فرمایا۔ بہتر ہے کہ ہم اس معاملہ میں مباہلہ کریں۔ یعنی ہم میں سے جو اس قتل میں راضی ہو۔ اور جس نے اس بارہ میں سعی کی ہو۔ طرفین سے دعا کریں۔ کہ وہ فی الفور غضب الٰہی میں گرفتار ہو۔

(تہذیب المتین فی تاریخ امیر المومنین جلد ۲ ص ۴۵۹ مطبوعہ دہلی طبع قدیم)

marfat.com
Marfat.com

امالی طوسی:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اِنْ شَاءَ النَّاسُ قُمْتُ لَهُمْ خَلْفَ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ فَحَلَفْتُ لَهُمْ بِاللّٰهِ مَا قَتَلْتُ عُثْمَانَ وَلَا اَمَرْتُ بِقَتْلِهِ اَحَدًا نَهَيْتُهُمْ فَعَصَوْنِيْ۔

(امالی شیخ طوسی جلد ۱ ص ۲۷۵
الجزء العاشر۔ مطبوعہ قم ایران
طبع جدید)

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے فرمایا۔ اگر لوگ چاہیں۔ تو میں مقام ابراہیم کے پیچھے کھڑے ہو کر حلفیہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ میں نے نہ تو حضرت عثمان کو قتل کیا۔ اور نہ ہی ان کے قتل کا کسی کو حکم دیا۔ میں لوگوں کو روکتا رہا۔ لیکن انہوں نے میری ایک نہ مانی۔

مروج الذہب:

ثُمَّ نَادٰى عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ طَلْحَةَ حِيْنَ رَجَعَ الزُّبَيْرُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ مَا الَّذِيْ اَخْرَجَكَ قَالَ الطَّلَبُ بِدَمِ عُثْمَانَ

marfat.com
Marfat.com

قَالَ عَلِیٌّ قَتَلَ اللّٰہُ اَوْلَا نَابِدَمِ عُثْمَانَ ۔

(مروج الذہب جلد ۲ ص ذکر موقع الجمل مطبوعہ بیروت طبع جدید)

ترجمہ

پھر حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر کے روگردان ہونے کے بعد جناب طلحہ سے پوچھا۔ اے ابو محمد! تمہیں کس بات نے لڑنے کے لیے نکلنے پر مجبور کیا۔ کہا۔ حضرت عثمان کے خون کا بدلہ لینے نے۔ حضرت علی نے فرمایا۔ اللہ عثمان کے قاتلوں کو ہلاک کرے۔ ہم میں سے کوئی بھی اس میں شریک نہ تھا۔

الحاصل:

طعن مذکورہ کے جواب کے طور پر جو اب تک ذکر کیا گیا۔ اس کا خلاصہ یہ ہوا۔ کہ حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ پر سب و شتم کی روایت اول تو قابل اعتبار نہیں۔ اور اگر تسلیم کر لی جائے۔ تو یہ خطائے اجتہادی کی وجہ سے ہوا۔ یہی وہ خطا تھی۔ کہ جس کی بنا پر لوگوں نے حضرت علی المرتضیٰ کے خلاف جنگ تک لڑی۔ کیونکہ حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ کا درحقیقت حضرت عثمان کے قتل میں قطعاً کوئی دخل نہ تھا۔ لیکن آپ کا مطالبہ پر فوری طور پر قصاص کے لیے تیار نہ ہونا اس خطائے اجتہادی کا سبب بنا۔ آپ نے اس قتل میں شرکت اور مشورہ دینے کی اس سختی سے تردید فرمائی۔ کہ بیت اللہ میں کھڑے ہو کر اس کا حلف اٹھانے کے لیے اعلان فرمایا۔ پھر شکوک و شبہات والوں کے سامنے یہ بھی فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت عثمان کے قاتلوں پر لعنت کرے۔ اور فرمایا کہ میں تو ان قاتلوں کو ہر طرح روکتا رہا۔ لیکن انہوں نے میری باتوں کی پرواہ تک نہ کی۔

marfat.com
Marfat.com

اگر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا قتل عثمان میں کسی قسم کا ہاتھ ہوتا۔ تو جنگ کے بعد حضرت علی المرتضیٰ کا یہ خط تمام شہروں میں نہ پھیلایا جاتا۔ خط کا مضمون یہ تھا۔ کہ میرا اور امیر معاویہ کا دین ایک ہے۔ ہم دونوں ایک اللہ، ایک رسول اور ایک ہی دعوت کے داعی ہیں۔ نہ انہیں مجھ پر فضیلت کی چاہت اور نہ ہی ہمیں ان پر برتری کی خواہش ہے۔ صرف خون عثمان کے بارے میں انہیں میرے متعلق غلط فہمی ہو گئی۔

(فاعتبروا یا اولی الابصار۔)

جواب دوم:

اس طعن والی روایات شیعوں نے گھڑی ہیں

چار عدد ذکر کردہ روایات کہ جن کا معترضین نے سہارا لیا۔ وہ سب کی سب قابل استدلال اور حجت دینے کی صلاحیت نہیں رکھتیں۔ کیونکہ "کامل ابن اثیر" سے یہ لی گئی ہیں اور خود اس کے مصنف نے دیباچہ میں کہا ہے۔ کہ میری کتاب "تاریخ طبری" سے مستفید ہے۔ اس لیے یہ روایت بھی وہیں سے اخذ کی گئی ہے۔ کامل ابن اثیر کی طرح تاریخ طبری کی سند بھی ایک ہی ہے۔ اور الفاظ بھی تقریباً ملتے جلتے ہیں۔ ان روایات میں دو راوی یعنی ہشام بن محمد کلبی اور لوط بن یحییٰ ابی مخنف انتہائی مجروح ہیں۔ لہٰذا یہ روایات قابل استناد نہیں ہیں۔ ان دونوں راویوں پر جرح ملاحظہ ہو۔

marfat.com
Marfat.com

لوط بن یحییٰ شیعہ ہے۔ اور صرف اخباری آدمی ہے

الکامل فی ضعفاء الرجال:

وَ هُوَ شِيْعِيٌّ مُحْتَرِقٌ صَاحِبُ
اَخْبَارِهِمْ وَ اِنَّمَا وَصَفْتُهُ
لِاُسْتَغْنِيَ عَنْ ذِكْرِ حَدِيْثِهِ فَاِنِّيْ
لَا اَعْلَمُ لَهٗ مِنَ الْاَحَادِيْثِ الْمُسْنَدَةِ
مَا اَذْكُرُهٗ وَاِنَّمَا لَهٗ مِنَ الْاَخْبَارِ الْمَكْرُوْهِ
الَّذِيْ لَا اَسْتَحِبُّ ذِكْرَهٗ۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال جلد ۶ ص ۲۱۱۰

ذکر لوط بن یحییٰ)

ترجمہ

لوط بن یحییٰ ایک کٹر اور متعصب شیعہ تھا۔ مذہب شیعہ کی خبروں کا عالم تھا۔ میں نے اس کی ان الفاظ سے صفت اس لیے ذکر کی۔ تاکہ اس کی احادیث سے استغنیٰ برتا جائے۔ مجھے اس سے کوئی ایک ایسی مسند حدیث معلوم نہیں۔ اس سے صرف ایسی روایات ہی ملتی ہیں۔ جو بدمذہب اور قابل نفرت ہوتی ہیں۔ ان باتوں کا ذکر کرنا میں پسند نہیں کرتا۔

لسان المیزان:

لُوْطُ بْنُ يَحْيٰى اَبُوْ مَخْنَفٍ اَخْبَارِيٌّ تَالِفٌ

marfat.com

Marfat.com

لَا يُوْثَقُ بِهٖ وَتَرَكَهٗ اَبُوْ حَاتِمٍ وَ غَيْرُهٗ وَ قَالَ الدَّارُ قُطْنِيْ ضَعِيْفٌ وَقَالَ يَحْيٰى بْنُ مُعِيْنٍ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَ قَالَ مُرَّةُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَ قَالَ اِبْنُ عَدِيٍّ شِيْعِيٌّ مُحْتَرِقٌ صَاحِبُ اَخْبَارِهِمْ۔

(لسان المیزان جلد ۴ ص ۴۹۲ مطبوعہ بیروت حرف اللام)

ترجمہ

لوط بن یحییٰ ابو مخنف ایک اخباری آدمی تھا۔ اِدھر اُدھر کی باتیں اکٹھی کر لیتا تھا۔ ناقابل وثوق آدمی تھا۔ ابو حاتم وغیرہ نے اسے متروک قرار دیا۔ دار قطنی نے اسے ضعیف کہا۔ یحییٰ بن معین نے اسے "لیس بثقہ" کہا۔ اسی طرح مرۃ نے بھی کہا۔ اور ابن عدی نے اسے شیعی اور متعصب کہا۔ یہ صرف خبروں کا ہی ماہر تھا۔

(یہی الفاظ میزان الاعتدال میں لوط بن یحییٰ کے متعلق مذکور ہیں۔ جلد ۲ ص ۳۶۰)

دوسرے راوی ہشام بن محمد کا حال

الکامل:

سَمِعْتُ بْنَ حَمَّادٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ سَمِعْتُ يَقُوْلُ هِشَامُ بْنُ كَلْبِيْ مَنْ يُحَدِّثُ عَنْهُ اِنَّمَا هُوَ صَاحِبُ سَمَرٍ

marfat.com
Marfat.com

وَ نِسْبَةٍ وَ مَا ظَنَنْتُ اَنَّ اَحَدًا يُحَدِّثُ عَنْهُ وَهٰذَا كَمَا قَالَ اَحْمَدُ هِشَامُ بْنُ الْكَلْبِيِّ الْغَالِبُ عَلَيْهِ الْاَخْبَارُ وَالْاَسْمَارُ وَالنِّسْبَةُ وَ لَا اَعْرِفُ لَهٗ شَيْئًا مِنَ الْمُسْنَدِ۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال جلد ۷ ص ۲۵۶۸
مطبوعہ بیروت طبع جدید)

ترجمہ

میں (مصنف الکامل) نے ابن حماد سے یہ کہتے سُنا۔ کہ انہیں عبداللہ نے بتلایا۔ کہ ہشام بن الکلبی وہ شخص ہے۔ کہ کوئی بھی اس سے حدیث روایت کرنا گوارا نہیں کرتا۔ وہ تو رات کے وقت قصہ کہانیاں بیان کرنے کا لوگوں کے نسب کے متعلق جاننے والا شخص تھا۔ میرا خیال ہے کہ کسی نے بھی اس سے کوئی حدیث روایت نہ کی ہو گی۔ یہ اسی طرح کی جرح ہے۔ جس طرح امام احمد نے فرمایا۔ کہ ہشام بن الکلبی وہ شخص ہے کہ جس کی زیادہ تر باتیں قصہ کہانیاں ہیں۔ اور نسب نامہ خوب جانتا ہے مجھے اس کی ایک حدیث بھی ایسی معلوم نہیں۔ جس کی سند درست ہو۔

میزان الاعتدال:

هِشَامُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ الْكَلْبِيُّ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اِنَّمَا كَانَ صَاحِبُ سَمَرٍ وَ نَسَبٍ مَا ظَنَنْتُ اَنَّ اَحَدًا يُحَدِّثُ عَنْهُ وَقَالَ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَغَيْرُهٗ مَتْرُوْكٌ وَقَالَ ابْنُ عَسَاكِرَ

marfat.com
Marfat.com

رَافِضِیٌّ لَیْسَ بِثِقَۃٍ۔

(میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۲۵۶۔
حرف الھاء مطبوعہ مطبع سعادت
مصر طبع قدیم)

ترجمہ

ہشام بن محمد الکلبی کے متعلق امام احمد بن حنبل نے فرمایا۔ یہ شخص تو قصہ کہانیاں کہنے والا تھا۔ اور علم انساب کا عالم تھا۔ میرا خیال ہے۔ کہ کسی نے بھی اس سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ دارقطنی وغیرہ نے اسے متروک اور ابن عساکر نے اسے شیعی کہا۔ اور اس کا ثقہ نہ ہونا بتایا۔

(انہی الفاظ سے لسان المیزان جلد ۶ صفحہ نمبر ۱۹۶ حرف الہاء میں اس کے بارے میں لکھا گیا ہے۔)

ان دونوں راویوں کے بارے میں اسماء الرجال کی کتب سے حوالہ جات پیش کیے گئے۔ جن سے معلوم ہوا۔ کہ یہ دونوں راوی قابل وثوق نہیں۔ اور مذہبی طور پر دونوں شیعی اور وہ بھی کٹر اور متعصب تھے۔ لہٰذا ان کی روایات قابل استدلال نہیں ہو سکتیں۔

بے موقعہ کا گواہ:

طبقات ابن سعد کی روایت کی سند میں صاف طور پر لوط بن یحییٰ کا نام مذکور ہے۔ اس راوی کا سن وفات ۱۵۷ھ ہے۔ اور یہ ثابت کرنا چاہتا ہے۔ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے لے کر حضرت عمر بن عبد العزیز تک کے تمام گورنر اور عمال حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو برسر منبر گالی دیا کرتے تھے۔ یہ صاحب

marfat.com
Marfat.com

تو اس دور میں تھے ہی نہیں۔ انہیں کیسے پتہ چل گیا۔ کہ ان کی دنیا میں آمد سے پہلے یہ کچھ ہوتا رہا۔ یا اس لیے ہم نے کہا۔ کہ اس نے اپنے سے اوپر کسی راوی کا ذکر نہیں کیا۔ کہ اس نے مجھے بتلایا۔ اس سے ہی آپ اس کی دیانت داری اور صدق بیانی کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ البدایۃ والنھایۃ میں مذکورہ روایت کی سند بالکل موجود نہیں۔ اگر ہوتی تو اس کے متعلق کچھ کہا جاتا۔

لیکن اندازہ ہوتا ہے۔ کہ صاحب البدایۃ والنھایۃ کو اس کی سند دستیاب ہی نہیں ہوئی۔ ورنہ وہ ضرور ذکر کرتے۔ ان چاروں روایات کا مضمون تقریباً ملتا جلتا ہے اس لیے ان میں سے ایک دو کا مجروح بلکہ محض قصہ کہانی ہونا ثابت ہونے کے بعد ان کی صحت پر کون یقین کرے گا۔ اس لیے ان کے مضمون پر ہرگز اعتبار نہیں کیا جا سکتا تو معلوم ہوا۔ کہ حضرت امیر معاویہؓ کے دور میں اور اس کے بعد تک حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو برسر منبر گالی دینے کا کوئی واضح ثبوت موجود نہیں۔

جواب سوم:

لفظ "سبّ" کی حقیقت

کتب اہل سنت سے مذکورہ چار عدد روایات کے مرتبہ اور مقام کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔ چلو بفرض محال ان کو درست تسلیم کر لیا جائے۔ تو ان میں "لعنت" کے معنیٰ کا کوئی لفظ استعمال نہیں ہوا۔ اور یہ امر مسلم ہے۔ کہ کسی شخص کا مخصوص نام لے کر اس پر لعن طعن کرنا درست نہیں۔ اِلّا یہ کہ قرآن و حدیث میں ایسا آگیا ہو۔ روایات مذکورہ میں لفظ "سب" مذکور ہے۔ جو از روئے لغت کئی ایک معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ احادیث میں بھی اس کے مختلف معانی لیے گئے ہیں۔ آیئے کتب لغت اور احادیث

marfat.com
Marfat.com

اہل سنت سے اس کی تصدیق حاصل کریں۔

لسان العرب:

وَالسَّبُّ الْعَارُ وَيُقَالُ صَارَ هٰذَا الْاَمْرُ سُبَّةً عَلَيْهِمْ بِالضَّمِّ اَىْ عَارًا يُسَبُّ بِهٖ۔

(لسان المیزان جلد اوّل ص ۴۵۶
(سبب) مطبوعہ بیروت طبع جدید)

ترجمہ

"سب" کا معنی عار دلانا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ یہ کام ان لوگوں پر سبہ ہو ہو گیا۔ یعنی عار بن گیا۔

بخاری شریف:

فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ عَبَّاسٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِقْضِ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ هٰذَا وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِى الَّتِىْ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ بَنِى النَّضِيْرِ فَاَسَبَّ عَلِىٌّ وَعَبَّاسٌ۔

(بخاری شریف جلد دوم ص ۵۷۵
مطبوعہ کراچی)

ترجمہ

جب حضرت عباس اور حضرت علی دونوں فاروق اعظم کے پاس آئے تو عباس بولے۔ اے امیر المومنین۔! میرے اور ان (علی) کے درمیان

marfat.com
Marfat.com

فیصلہ کر دیجئے۔ دونوں کا جھگڑا اس مال غنیمت میں تھا۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عطاء فرمایا تھا۔ دونوں نے ایک دوسرے کو ''سب،، کیا۔ (یہاں اس لفظ کا معنی گالی دینا نہیں بنتا۔ کیونکہ ایک تو رشتہ چچا بھتیجا کا تھا۔ اور دوسرا دونوں گالی دینے کے گناہ سے واقف تھے۔ اس لیے یہاں معنی سخت کلامی ہوگا۔)

مذکورہ حدیث کی تشریح میں امام قسطلانی فرماتے ہیں۔

ارشاد الساری:

(فَاسْتَبَّ عَلِیٌّ وَعَبَّاسٌ) فِیْ غَیْرِ مُحَرَّمٍ بَلْ مِنْ قَبِیْلِ الْعَتْبِ۔

(ارشاد الساری شرح البخاری جلد ۶
ص ۲۸۱ مطبوعہ بیروت طبع جدید)

ترجمہ

حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما نے ایک دوسرے کو کوئی حرام بات نہیں کہی۔ بلکہ عتاب والے کلمات کہے

علامہ العینی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی تشریح ان الفاظ سے کی۔

عمدۃ القاری:

(فَاسْتَبَّ) لَمْ یَکُنْ هٰذَا السَّبُّ مِنْ قَبِیْلِ الْقَذْفِ وَلَا مِنْ نَوْعِ الْمُحَرَّمَاتِ وَلَعَلَّ عَلِیًّا ذَکَرَ تَخَلُّفَ عَبَّاسٍ عَنِ الْهِجْرَةِ وَنَحْوَ ذٰلِكَ۔

(عمدۃ القاری للعینی جلد ۱۰ ص ۱۳۵ مطبوعہ بیروت طبع جدید)

marfat.com
Marfat.com

ترجمہ

حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ایک دوسرے پرلعنت نہ کی۔ جو بوقت قذف کی جاتی ہے۔ اور نہ ہی کوئی ایسی بات ایک دوسرے کو کہی۔ جو از روئے شرع حرام ہو۔ شاید حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس کو یہ کہہ کر "سب" دی ہو۔ کہ تم ہجرت کے وقت مہاجرین کے ساتھ نہیں آئے۔ تم پیچھے رہنے والے ہو۔

حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی یہ لفظ احادیث میں مذکور ہے

مؤطا امام مالک:

فَجِئْنَا هَا وَقَدْ سَبَقَنَا اِلَيْهَا رَجُلَانِ وَالْعَيْنُ تَبِصُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَآءٍ فَسَاَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَآءِهَا شَيْئًا فَقَالَا نَعَمْ فَسَبَّهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ۔

(مؤطا امام مالک ص ۱۲۵ مطبوعہ کراچی طبع جدید)

ترجمہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب تبوک کی طرف روانہ ہوئے۔ تو آپ نے صحابہ کرام کو ہدایت دی۔ کہ کل تم انشاء اللہ چشمہ تبوک پر پہنچ جاؤ گے لیکن چاشت کے وقت۔ اور فرمایا۔ کہ میرے آنے سے قبل اس چشمہ کے پانی کو نہ ہاتھ

marfat.com

Marfat.com

لگاتا۔ اور نہ ہی پینا صحابہ کرام فرماتے ہیں۔ ہم جب وہاں پہنچے۔ تو دیکھا۔ دو آدمی ہم میں سے پہلے ہی وہاں پہنچ چکے ہیں۔ چشمہ کا چمکتا پانی دیکھ کر انہوں نے پی لیا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے ان دونوں سے دریافت فرمایا۔ کیا تم نے اس چشمہ کا پانی پیا ہے۔ عرض کی ہاں۔ تو آپ نے ان دونوں کو "سب" پلائی۔ یعنی ڈانٹ پلائی۔

دیکھئے یہاں بھی لفظ وہی استعمال ہوا ہے۔ لیکن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ سے گالی گلوچ کا وقوع کسی طرح بھی ممکن نہیں۔ اس لیے یہاں صرف ڈانٹ پلانے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اس لیے روایات مذکورہ میں لفظ "سب" کو گالی گلوچ پر محمول کرنے کے لیے کوئی قرینہ چاہیئے۔ ورنہ لازم آئے گا۔ کہ بغیر کسی قرینہ اور ترجیح کے ایک معنی کو متعین کر لیا گیا ہے۔ اور ایسا کرنا قواعد و ضوابط کے خلاف ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ایک اہم شبہ:

حضرت علی اور امیر معاویہ کی باہم لعنت بازی (معاذ اللہ)

ہم نے جو جواب دیا کہ "سب" کے مختلف معنی ہیں۔ اسے خواہ مخواہ لعن و طعن اور گالی گلوچ کے مفہوم میں لینا درست نہیں۔ اور یہ کہ روایات مذکورہ میں صرف لفظ "سب" آیا ہے۔ تو اس پر کوئی یہ شبہ وارد کرے۔ کہ اہل سنت کی کتابوں میں یہ بات موجود ہے۔ کہ حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ امیر معاویہ، عمر اور حبیب وغیرہ پر لعنت کرتے تھے۔ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ پر لعنت کرتے تھے۔ حوالہ ملاحظہ ہو اگلے صفحہ پر

marfat.com
Marfat.com

کامل ابن اثیر:

وَرَجَعَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَشُرَيْحٌ إِلَى عَلِيٍّ وَكَانَ عَلِيٌّ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ يَقْنُتُ فَيَقُولُ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ مُعَاوِيَةَ وَعَمْرًا وَاَبَا الْاَعْوَرِ وَحَبِيْبًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ خَالِدٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ وَالْوَلِيْدَ. فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ فَكَانَ إِذَا قَنَتَ سَبَّ عَلِيًّا وَابْنَ عَبَّاسٍ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَالْاَشْتَرَ.

(کامل ابن اثیر جلد ۲ ص ۳۳۳ ۔طبع بیروت ۳۷ھ ذکر اجتماع الحکمین)

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عباس اور شریح رضی اللہ عنہما جب دومۃ الجندل سے حکمین کا فیصلہ سن کر واپس آئے۔ اور حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر دی۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا معمول یہ بن گیا۔ کہ وہ روزانہ نماز صبح میں قنوت پڑھتے۔ جس کے الفاظ یہ تھے۔ اے اللہ! معاویہ عمر، ابوالاعور، حبیب، عبدالرحمن بن خالد، ضحاک اور ولید پر لعنت بھیج۔ جب یہ بات حضرت امیر معاویہ تک پہنچی۔ تو وہ بھی قنوت کے وقت حضرت علی، ابن عباس، حسن و حسین اور اشتر کو گالی دیا کرتے تھے۔

marfat.com
Marfat.com

تاریخ طبری:

قَالَ اَبُوْ مَخْنَفٍ حَدَّثَنِیْ الْمَجَالِدُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ زِیَادِ بْنِ النَّضْرِ الْحَارِثِیْ وَرَجَعَ بْنُ عَبَّاسٍ وَشُرَیْحُ بْنُ هَانِیْ اِلٰی عَلِیٍّ وَکَانَ اِذَا صَلَّی الْغَدَاۃَ یَقْنُتُ فَیَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ مُعَاوِیَۃَ وَعُمَرَ، وَاَبَا الْاَعْوَرَ السَّلَمِیْ وَحَبِیْبًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ خَالِدٍ وَالضَّحَّاکَ بْنَ قَیْسٍ وَالْوَلِیْدَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ مُعَاوِیَۃَ فَکَانَ اِذَا قَنَتَ لَعَنَ عَلِیًّا وَابْنَ عَبَّاسٍ وَالْاَشْتَرَ وَحَسَنًا وَحُسَیْنًا۔

(تاریخ طبری ج ۶ ص ۴۰ ۲۷ھ
مطبوعہ بیروت)

ترجمہ

حضرت ابن عباس اور شریح جب حکمین کا فیصلہ سن کر واپس حضرت علی کے پاس آئے۔ تو حضرت علی کو وہ فیصلہ بتایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تو یہ الفاظ کہتے۔ اے اللہ! معاویہ، عمر، ابوالاعور السلمی، حبیب، عبدالرحمٰن بن خالد، ضحاک بن قیس اور ولید پر لعنت بھیج۔ جب اس کی خبر حضرت امیر معاویہ کو ملی۔ تو انہوں نے قنوت پڑھتے وقت یہ کہنا شروع کر دیا۔ علی ابن عباس، اشتر اور حسن و

marfat.com
Marfat.com

حسین پر لعنت ہو۔

البدایۃ والنہایۃ:

فَذَكَرَ اَبُوْ مِخْنَفٍ عَنْ اَبِيْ حُبَابِ الْكَلْبِيِّ اَنَّ عَلِيًّا لَمَّا بَلَغَهٗ مَا فَعَلَ عَمْرٌو كَانَ يَلْعَنُ فِيْ قُنُوْتِهٖ مُعَاوِيَةَ وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، اَبَا الْاَعْوَرِ السُّلَمِيَّ وَحَبِيْبَ ابْنَ مَسْلَمَةَ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَالْوَلِيْدَ بْنَ عُقْبَةَ فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ كَانَ يَلْعَنُ فِيْ قُنُوْتِهٖ عَلِيًّا وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا وَابْنَ عَبَّاسٍ وَالْاَشْتَرَ النَّخْعِيَّ وَلَا يَصِحُّ هٰذَا۔

(البدایۃ والنہایۃ جلد نمبر ۷ ص ۲۸۴ ۳۷ھ)

ترجمہ

حباب الکلبی سے ابومخنف نے ذکر کیا۔ کہ جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو عمرو بن العاص کے فیصلہ کی اطلاع ملی۔ تو حضرت علی اپنی قنوت میں ان حضرات پر لعنت کیا کرتے تھے۔ معاویہ، عمرو بن العاص ابوالاعور السلمی، حبیب بن مسلمہ، ضحاک بن قیس، عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید اور ولید بن عقبہ۔ پھر جب یہ خبر حضرت امیر معاویہ تک پہنچی۔ تو انہوں نے قنوت کے درمیان حضرت علی، حسن و حسین، ابن عباس اور

marfat.com

Marfat.com

اشتر نخعی کو لعنت دینا شروع کردی۔ اور یہ روایت صحیح نہیں ہے۔
ان عبارات سے معلوم ہوا۔ کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضٰے پر لعنت کیا کرتے تھے۔ یہاں
روایات میں لفظ "سب" نہیں۔ کہ اس کی تاویل کردی جائے۔ اس لیے پتہ چلا۔ کہ ان روایات میں بھی "سب" کا معنی لعنت ہی ہے۔

جواب شبہہ :

ہمارا مسلک یہ ہے۔ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین باہم لعن طعن کرنے سے بری تھے۔ اس لیے صاحب البدایہ نے کہا ہے۔ کہ لعن طعن کی یہ روایات صحیح نہیں ہیں لہٰذا ایسی روایات کہ جن میں ان باتوں کا ثبوت ہو۔ وہ ناقابل اعتبار ہیں۔
ان مذکورہ روایات میں سے کامل ابن اثیر اور البدایہ والی روایت کی تو پوری سند مذکور نہیں۔ اس لیے یہ قابل حجت نہ بنی۔ ہاں طبری کی روایت باسناد ہے۔ لیکن اس میں راوی پہلا ابو مخنف وہی ہے کہ جس کے بارے میں ہم گزشتہ صفحات میں تحقیق کر چکے۔ کہ یہ بالکل ناقابلِ وثوق آدمی ہے۔ کٹر شیعہ ہونے کے علاوہ اس سے کسی ثقہ نے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ دوسرا راوی "مجالد بن سعید" ہے۔ اس کی حقیقت بھی سن لیجئے۔

میزان الاعتدال :

مُجَالِدُ بْنُ سَعِيْدِ الْهَمْدَانِيْ مَشْهُوْرٌ صَاحِبُ حَدِيْثٍ عَلٰى لِيْنٍ فِيْهِ رَوٰى عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ وَالشَّعْبِيِّ قَالَ ابْنُ مَعِيْنٍ

marfat.com
Marfat.com

وَغَیْرُہٗ، لَا یُحْتَجُّ بِہٖ وَقَالَ اَحْمَدُ یَرْفَعُ کَثِیْرًا مِمَّا لَا یَرْفَعُہُ النَّاسُ لَیْسَ بِشَیْءٍ وَ قَالَ النَّسَائِیُّ لَیْسَ بِقَوِیٍّ وَذَکَرَ الْاَشَجُّ اَنَّہٗ شِیْعِیٌّ وَقَالَ الدَّارُقُطْنِیُّ ضَعِیْفٌ وَقَالَ الْبُخَارِیُّ کَانَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ یُضَعِّفُہٗ وَکَانَ ابْنُ مَھْدِیٍّ لَا یَرْوِیْ عَنْہُ۔

(میزان الاعتدال ص ۸
مطبوعہ بیروت)

ترجمہ

مجالد بن سعید ہمدانی مدیث علی والا مشہور ہے۔ اس میں روایت کے اعتبار سے کمزوری ہے۔ قیس بن ابی حازم اور شعبی سے روایت کرتا ہے ابن معین وغیرہ نے کہا ہے۔ کہ یہ قابل احتجاج نہیں ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں۔ بہت سی ایسی احادیث کو مرفوع ذکر کر دیا کہ جن کو کسی نے بھی، مرفوع ذکر نہیں کیا ہوتا۔ یہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ امام نسائی کا کہنا ہے۔ یہ کمزور ہے۔ اشج نے ذکر کیا۔ یہ شیعہ تھا۔ دارقطنی نے اسے ضعیف کہا۔ امام بخاری نے کہا۔ کہ یحییٰ بن معین اس کی تضعیف کیا کرتے تھے۔ اور ابن مہدی اس کی روایت کو ذکر نہ کرتا تھا۔

قارئین کرام! آپ نے ان راویوں کے حالات اور ان کی حیثیت فن رجال کے اعتبار سے جان لی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ان کی روایت اس پایہ کی ہرگز نہیں ہو سکتی کہ اس پر اعتماد کیا جا سکے۔ اور پھر یہ بھی کہ ان کا تعلق بھی اسی مذہب سے ہے۔ جو معترض کا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

"البدایۃ والنہایۃ" کی روایت ذکر کرنے میں معترض نے چالاکی اور ہوشیاری سے کام لے کر اس کے آخری الفاظ ذکر ہی نہیں کیے۔ کیونکہ ان الفاظ سے نہ تو اس روایت کا وزن باقی رہتا تھا۔ اور نہ ہی معترض کے ہاتھ کوئی بات آسکتی تھی۔ الفاظ یہ ہیں۔ ولا یصح ھذا۔ یہ روایت اور اس کا مفہوم صحیح نہیں ہے۔ لہٰذا اسی روایت غیر صحیحہ سے یہ ثابت کرنا۔ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضیٰ پر لعن طعن کیا کرتے تھے۔ کہاں درست ہوگا؟

اگر تھوڑی دیر کے لیے اس روایت کو درست تسلیم کر لیا جائے۔ تو پھر ایک نہیں دو قباحتیں لازم آئیں گی۔ ایک یہ کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جناب علی المرتضیٰ پر لعن طعن کرتے تھے۔ اور دوسری یہ کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی امیر معاویہ وغیرہ پر لعن طعن کرتے تھے۔ بلکہ اس کی ابتداء حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کی۔ امیر معاویہ نے تو ان کے لعن طعن کے جواب میں ایسا کہنا شروع کیا۔ تو اصل اعتراض حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر ہوگا۔ کیا خیال ہے۔ معترض اس کو تسلیم کرے گا؟

خلاصہ جواب:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات پر جو یہ الزام دیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر لعن طعن کیا۔ اول تو ایسی روایات بالکل بے بنیاد اور غلط ہیں۔

دوسرا یہ کہ جن روایات میں لفظ "سب" آیا ہے۔ اس کے معنی ڈانٹ ڈپٹ بھی ہیں۔ جو کہ ان حضرات کی شان کے پیش نظر درست ہیں۔ اس لفظ سے گالی اور لعنت مراد لینا درست ہے۔ اس کی تائید لغت اور احادیث نبویہ سے بھر ان کی تشریحات سے ہم پیش کر چکے ہیں۔ تیسرا یہ کہ جہاں کہیں کسی روایت میں لفظ "لعنت" موجود

marfat.com
Marfat.com

ہے۔ وہ روایت ہی سرے سے قابل استناد نہیں۔ اس کے راوی متعصب شیعہ تھے ان کی ایسی باتوں کو کون تسلیم کرے گا۔ اور آخری بات یہ کہ خود صاحب البدایۃ والنہایۃ نے اس کا فیصلہ خود صادر فرما دیا ہے۔ کہ یہ صحیح نہیں ہے۔ پھر بفرض تسلیم اس لعن طعن کی ابتداء حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض جب ہوتا۔ کہ یہ اس کی طرح ڈالتے لیکن روایات اس کا ساتھ نہیں دیتیں۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

جواب چہارم:

سب و شتم کی روایات فریقین کے نزدیک بے اصل ہیں۔ وگرنہ اس کی ابتداء حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے ہوئی

منتخب التواریخ:

وگفتہ شدہ کہ حضرت امیر پنج نفر را لعن میکرد معٰویہ عمرو بن العاص و ابو اعور سلمی و حبیب بن مسلمہ و بسر بن ارطاۃ را و معٰویہ ہم پنج نفر را لعن میکرد آنحضرت و دو نور دیدہ اش و عبداللہ بن عباس و مالک اشتر را۔

(منتخب التواریخ باب سوم ص ۱۳۷ تا ۱۳۸ فصل ہشتم مطبوعہ تہران طبع جدید)

marfat.com

Marfat.com

ترجمہ

کہا گیا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ پانچ اشخاص پر لعنت کیا کرتے تھے۔ ۱۔ امیر معاویہ۔ ۲۔ عمرو بن العاص۔ ۳۔ ابو الاعور سلمی، ۴۔ حبیب بن مسلمہ، ۵۔ برس بن ارطاۃ۔ اور امیر معاویہ بھی پانچ آدمیوں کو لعنت کرتے حضرت علی رض حسن و حسین رض عبد اللہ بن عباس اور مالک اشتر پر۔

ابن حدید:

وَلِهٰذَا قَنَتَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ وَجَمَاعَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَلَعَنَهُمْ فِيْ اَدْبَارِ الصَّلٰوةِ۔

(ابن حدید شرح نہج البلاغہ جلد ۲ ص ۸ مطبوعہ بیروت طبع جدید)

ترجمہ

اس لیے حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ فرضی نمازوں کے بعد امیر معاویہ اور ان کے دوسرے ساتھیوں پر لعنت بھیجا کرتے تھے۔

کتاب الصفین:

وَ كَانَ عَلِيٌّ اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ وَ الْمَغْرِبَ وَ فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ مُعَاوِيَةَ وَ عَمْرًا وَ اَبَا مُوْسٰى وَ حَبِيْبَ بْنَ

marfat.com
Marfat.com

مَسْلَمَةَ وَالضِّحَاكَ بْنَ قَيْسٍ وَالْوَلِيْدَ بْنَ عُقْبَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ وَكَانَ اِذَا قَنَتَ لَعَنَ عَلِيًّا وَابْنَ عَبَّاسٍ وَقَيْسَ بْنَ سَعْدٍ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ـ

(کتاب صفین مطبوعہ ایران سنہ ۱۳۰۱ھ ص ۲۴۲)

ترجمہ

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ جب نماز صبح اور مغرب ادا فرما لیتے۔ تو یوں کہتے اے اللہ لعنت بھیج معاویہ، عمرو بن العاص، ابو موسٰی، حبیب بن مسلمہ ضحاک بن قیس، ولید بن عقبہ، عبد الرحمٰن بن خالد بن ولید پر، جب اس کی خبر حضرت امیر معاویہ کو ہوئی۔ تو انہوں نے قنوت کے وقت علی، ابن عباس قیس بن سعد اور حسن و حسین پر لعنت کرنا شروع کر دی۔

لمحہ فکریہ:

گزشتہ اوراق میں ہم اس امر کی تحقیق کر چکے ہیں۔ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اس الزام سے بری ہیں۔ کہ وہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ وغیرہ پر لعن طعن کیا کرتے تھے۔ کیونکہ ایسی روایات کہ جن میں یہ مضمون پایا جاتا ہے۔ ناقابل اعتبار ہیں۔ ان کے راوی گئے۔ گزرے ہیں۔ اب ہم اس امر کی تحقیق پیش کرتے ہیں۔ کہ کیا واقعی حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ وغیرہ پر سلسلہ لعن طعن شروع کیا؟

نہج البلاغۃ:

وَقَدْ سَمِعَ قَوْمًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ يَسُبُّوْنَ

marfat.com

Marfat.com

مِنْ اَهْلِ الشَّامِ اَيَّامَ حَرْبِهِمْ بِصِفِّيْنَ اِنِّيْ اَكْرَهُ لَكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا سَبَّابِيْنَ وَلٰكِنَّكُمْ وَصَفْتُمْ اَعْمَالَهُمْ وَذَكَرْتُمْ حَالَهُمْ كَانَ اَصْوَبَ فِي الْقَوْلِ وَاَبْلَغَ فِي الْعُذْرِ وَقُلْتُمْ مَكَانَ سَبِّكُمْ اِيَّاهُمْ اَللّٰهُمَّ احْقِنْ دِمَآءَنَا وَدِمَاءَهُمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَبَيْنِهِمْ ۔

(نہج البلاغۃ خطبہ ۲۰۶ ص ۲۲۳ مطبوعہ بیروت جدید چھوٹا سائز)

ترجمہ

جنگ صفین میں آپ کے اصحاب میں سے ایک گروہ اہل شام کو سب و شتم کرتا تھا۔ آپ نے یہ خبر سنی تو فرمایا۔ میں تمہارے لیے اس امر کو مکروہ سمجھتا ہوں۔ کہ تم دشنام دینے والے بن جاؤ۔ لیکن اگر تم ان کے اعمال کا بدلہ بیان کرو۔ ان کی خراب حالتوں کا ذکر کرو۔ تو البتہ یہ گفتار نہایت درست ہے۔ اعتذار کے لیے نہایت بلیغ ہے۔ اب تم جو انہیں دشنام دیتے ہو۔ تو اس کی بجائے یہ کہو۔ کہ پروردگار ہمارے اور ان کے خون کو بہنے سے بچا ہمارے اور ان کے درمیان اصلاح کردے۔

نہج البلاغۃ:

كَتَبَهٗ اِلٰى اَهْلِ الْاَمْصَارِ يَقُصُّ فِيْهِ مَا جَرٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَهْلِ الصِّفِّيْنِ وَكَانَ بَدْءُ اَمْرِنَا اِنَّا الْتَقَيْنَا وَالْقَوْمُ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ

marfat.com
Marfat.com

وَالظَّاهِرُ اَنَّ رَبَّنَا وَاحِدٌ وَنَبِيَّنَا وَاحِدٌ وَدَعْوَتَنَا فِي الْاِسْلَامِ وَاحِدٌ وَلَا نَسْتَزِيْدُهُمْ فِي الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَالتَّصْدِيْقِ بِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَسْتَزِيْدُوْنَنَا اَلْاَمْرُ وَاحِدٌ اِلَّا مَا اخْتَلَفْنَا فِيْهِ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ وَنَحْنُ مِنْهُ بُرَآءٌ۔

(نہج البلاغہ خط نمبر ۵۸ صفحہ نمبر ۴۴۸
مطبوعہ بیروت چھوٹا سائز)

ترجمہ

اکثر شہروں کے معززین کو حضرت امیر نے خط تحریر فرمایا ہے۔ کہ جس میں ماجرائے جنگ صفین کا بیان ہے۔ ہماری اس ملاقات (لڑائی) کی ابتداء جو اہل شام کے ساتھ ہوئی۔ کیا تھی۔ حالانکہ یہ بات ظاہر ہے۔ کہ ہمارا اور ان کا خدا ایک رسول ایک ہے۔ دعوت اسلام ایک ہے جیسے وہ لوگوں کو اسلام کی طرف بلاتے ہیں ویسے ہم بھی۔ ہم خدا پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی تصدیق کرنے میں ان پر کسی فضیلت کے خواہاں نہیں نہ وہ ہم پر فضل و زیادتی کے طلب گار ہیں نہ ہماری حالتیں بالکل یکساں ہیں۔ مگر وہ ابتداء یہ ہوئی۔ کہ خون عثمان میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ حالانکہ ہم اس سے بری تھے۔

(نیرنگ فصاحت ترجمہ،
نہج البلاغہ۔ صفحہ نمبر ۴۶۷
مطبوعہ یوسفی دہلی۔

marfat.com

Marfat.com

قرب الاسناد:

جَعْفَرٌ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ عَلِیًّا عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ یَقُوْلُ لِاَھْلِ حَرْبِہٖ اِنَّا لَمْ نُقَاتِلْھُمْ عَلَی التَّکْفِیْرِ لَھُمْ وَلَمْ نُقَاتِلْھُمْ عَلَی التَّکْفِیْرِ لَنَا وَلٰکِنَّا رَاَیْنَا اِنَّا عَلٰی حَقٍّ وَرَاَوْا اَنَّھُمْ عَلٰی حَقٍّ۔

(قرب الاسناد عبداللہ بن جعفر حمیری قمی۔ ص ۴۵ مطبوعہ تہران جدید)

ترجمہ

امام جعفر اپنے والد بزرگوار امام باقر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ اپنے مد مقابل کے بارے میں فرمایا کرتے تھے ہم نے ان کے ساتھ لڑائی اس لیے نہیں کی۔ کہ وہ ہمیں یا ہم ان کو کافر سمجھتے تھے۔ لیکن ہوا یوں کہ انہوں نے اپنے آپ کو اور ہم نے اپنے آپ کو حق پر سمجھا۔

قرب الاسناد:

جَعْفَرٌ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ عَلِیًّا عَلَیْہِ السَّلَامُ لَمْ یَکُنْ یَنْسِبُ اَحَدًا مِّنْ اَھْلِ حَرْبِہٖ اِلَی الشِّرْکِ وَلَا اِلَی النِّفَاقِ وَلٰکِنْ یَقُوْلُ لَھُمْ اِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَیْنَا۔

(قرب الاسناد ص ۴۵ مطبوعہ تہران طبع جدید)

marfat.com
Marfat.com

ترجمہ

امام جعفر صادق اپنے والد گرامی امام باقر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ اپنے مدمقابل میں سے کسی کو بھی مشرک یا منافق کی نسبت سے یاد نہ کرتے تھے۔ لیکن یوں کہا کرتے تھے۔ وہ ہمارے بھائی تھے۔ ان سے زیادتی ہو گئی۔

ان روایات سے صاف ظاہر کہ حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان جنگ اس وجہ سے نہ تھی۔ کہ ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو مشرک۔ کافر یا منافق سمجھتا تھا۔ لیکن وجہ یہ تھی۔ کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے ذمہ دار لوگوں سے قصاص لینے میں حضرت علی المرتضٰے اپنے آپ اور اپنے ساتھیوں کو حق پر سمجھتے تھے۔ اُدھر امیر معاویہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما وغیرہ اپنے آپ کو حق پر گردانتے تھے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ جب حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا۔ کہ کچھ لوگ جو ان کے طرف دار تھے۔ امیر معاویہ پر لعن طعن کرتے ہیں۔ تو آپ نے انہیں منع کر دیا۔ اور انہیں فرمایا۔ کہ ان لوگوں کے بارے میں کلمات خیر کہو۔ صرف انہیں مغالطہ لگا ہے۔ کہ ہم حضرت عثمان کی شہادت میں ملوث تھے۔ بلکہ ہم تو اس سے بالکل بری تھے۔ اسی طرح نہ ہم ان پر کسی ایمانی برتری کے خواہاں اور نہ وہ ہم پر کسی فضیلت کے خواستگار ہیں۔

جب معلوم ہو گیا۔ کہ حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ وغیرہ مدمقابل کو مسلمان سمجھتے تھے۔ تو ضابطہ شرعیہ کے مطابق لعنت صرف کفر شرک و نفاق پر ہوتی ہے۔ احادیث میں موجود ہے۔ کہ اگر کوئی کسی پر لعنت کرتا ہے۔ تو وہ دو حالتوں سے خالی نہیں۔

اگر وہ لعنت کا مستحق تھا۔ تو ٹھیک ورنہ لعنت لوٹ کر لعنت کرنے والے

marfat.com

Marfat.com

پر آ پڑتی ہے۔

(حلیۃ المتقین ص ۱۲۶ مطبوعہ ایران قدیم

قرب الاسناد ص ۷)

لہٰذا معلوم ہوا۔ کہ وہ روایات کہ جن میں یہ مذکور ہے۔ کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ امیر معاویہ اور ان کے رفقاء پر لعنت کیا کرتے تھے۔ بالکل بے اصل اور بہتان سے کم نہیں اس کی تردید خود حضرت علی المرتضیٰ کے اقوال سے آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔

جواب پنجم:-

حضرت امیر معاویہ حضرت علی پر لعنتیں نہیں رحمتیں بھیجتے تھے اور ان کا ذکر سن کر رو پڑتے تھے

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر سب و شتم کی روایات کا حال آپ معلوم کر چکے۔ اب ہم ایک اور جواب کی طرف آ رہے ہیں۔ وہ یہ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کتب شیعہ میں یہ موجود ہے۔ کہ جب بھی ان کے سامنے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فضائل یا ان کا تذکرہ ہوتا۔ تو سن کر یہ رو پڑتے۔ اور فضائل سنانے والوں کے لیے دعائے مغفرت فرماتے لہٰذا جو شخص کسی کے فضائل سن کر رو پڑے۔ اس سے یہ توقع کیونکر کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ اس پر لعنت بھی بھیجتا ہو گا۔

حوالہ جات اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہوں۔

marfat.com

Marfat.com

امالی شیخ صدوق:

عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نَبَاتَةَ قَالَ دَخَلَ ضَرَّارُ بْنُ
ضَمْرَةَ النَّهْشَلِیُّ عَلٰی مُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ
فَقَالَ لَهٗ صِفْ لِیْ عَلِیًّا قَالَ .... فَاِذَا
تَبَسَّمَ فَعَنْ مِثْلِ اللُّؤْلُؤِ الْمَنْظُوْمِ فَقَالَ
مُعَاوِیَةُ زِدْنِیْ مِنْ صِفَتِهٖ فَقَالَ ضَرَارٌ رَحِمَ
اللّٰهُ عَلِیًّا کَانَ وَاللّٰهِ طَوِیْلُ السُّهَادِ قَلِیْلُ الرُّقَادِ
یَتْلُوْا کِتَابَ اللّٰهِ اٰنَآءَ اللَّیْلِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ........قَالَ
فَبَکٰی مُعَاوِیَةُ وَقَالَ حَسْبُكَ یَا ضَرَارُ کَذٰلِكَ کَانَ
وَاللّٰهِ عَلِیٌّ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا الْحَسَنِ۔

(۱۔ امالی شیخ صدوق ص ۳۷۱ المجلس
الحادی التسعون مطبوعہ قم جدید)
(۲۔ حلیۃ الابرار مصنفہ ہاشم حسینی بحرانی
جلد ۱ ص ۳۲۸۔ الباب الخامس
والعشرون مطبوعہ قم جدید)

ترجمہ

ضرار بن ضمرہ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ کے پاس گیا۔ تو اسے امیر معاویہ نے فرمایا۔ کچھ حضرت علی المرتضٰے کی صفات بیان کرو۔ (اس نے یوں کہا۔) جب وہ مسکراتے تھے۔ تو یوں لگتا کہ دانت جڑے ہوئے موتی ہیں۔ حضرت معاویہ نے فرمایا کچھ اور صفات بیان کرو۔ ضرار کہتا ہے کہ اللہ

marfat.com
Marfat.com

حضرت علی پر رحم کرے۔ بخدا وہ بہت زیادہ جاگنے والے کم نیند کرنے والے اور رات دن کے اکثر اوقات تلاوتِ قرآن کرنے والے تھے .... یہ سُن کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ اور فرمایا۔ اب بس کرو۔ خدا کی قسم! اللہ رحم کرے علی المرتضٰے واقعی ایسے تھے۔

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تو حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ کے اوصاف اور ان کا تذکرہ سُن کر ان کے لیے دعائے رحمت مانگ رہے ہیں۔ اور یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ کہ دعائے رحمت اور لعنت دو متضاد باتیں ہیں۔ اگر کسی کے لیے کوئی رحمت کی دعا کرتا ہو۔ تو وہ اس پر لعنت نہیں اور اگر لعنت بھیجتا ہو تو رحمت کی دعا نہیں کرے گا۔ اس لیے جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ سے حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ کے لیے رحمت کی دعا کر رہے ہیں۔ تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ آپ ان پر لعنت بھی کرتے ہوں۔ لہٰذا معلوم ہوا۔ کہ لعنت کرنے والی روایات قابلِ وثوق نہیں ہیں۔

قرآن کریم کی ایک آیت "وان طائفتان من المومنین اقتتلوا" کے متعلق امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ کہ یہ آیت حضرت امیر معاویہ اور حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہما کے بارے میں نازل ہوئی۔ تو اس آیت میں دونوں گروہوں کو "مومن" کہہ کر ذکر کیا گیا۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ امام جعفر رضی اللہ عنہ کے نزدیک امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح مومن تھے۔ جس طرح ان کے جدِ امجد حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ تھے۔ تو ایک کامل الایمان شخص سے یہ کیونکر توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ علی المرتضٰے ایسے صحابی پر لعنت بھیجتا ہو۔ یا حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ سے یہ کیونکر امید کہ وہ اس شخص پر لعنت کریں۔ جسے اللہ نے مومن فرمایا ہو۔

کتبِ شیعہ کا بنظرِ انصاف مطالعہ کرنے والا لامحالہ اس نتیجہ پر پہنچ جائے گا۔ کہ ان

marfat.com
Marfat.com

دونوں حضرات میں سے کسی نے بھی دوسرے پر سب و شتم یا لعنت نہیں کی حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے مدائح اور صفات سُن کر رو دینے والا شخص ان کا بہی خواہ ہوتا ہے۔ دشمن نہیں۔ اللہ تعالٰی متعصب لوگوں کو ہدایت دے۔

جواب ششم:

بات دراصل یہ ہے۔ کہ جب کتب اہل سنت نے یہ ثابت کر دیا۔ کہ اہل تشیع اپنے عقیدہ کی بنا پر بعض صحابہ کرام پر لعن طعن کرتے رہے اور اب بھی کرتے ہیں۔ تو ان عقل کے اندھوں کے پاس اور کوئی جواب نہ بن پڑا۔ تو کلام کو دوسرے موضوع کی طرف پلٹ کرے گئے۔ اور اپنی بدقسمتی پر رونے کی بجائے انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی۔ کہ اگر ہم ایسا کرتے ہیں۔ تو کون سی نئی بات ہے۔ ہمارے امام حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ بھی تو امیر معاویہ وغیر پر لعن طعن کرتے رہے۔

ہم نے ان کے اس بھونڈے حربہ کا پورا صفایا کر دیا۔ پھر دوسرا پلٹا کھایا۔ کہ سنیو! تم ہمیں لعن طعن سے منع کرتے ہو۔ تم اپنے سلف کو دیکھو۔ کیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو لعنت نہ کرتے رہے۔ خود تمہاری کتب اس کی نشاندہی کرتی ہیں۔ گویا یہ ان کے فرار کا ایک بہانہ ہے۔ سیدھا نہیں مانتے کہ ہم لعن طعن کرکے اپنی آخرت برباد کرتے ہیں۔ بلکہ اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کے مصداق بے سروپا روایات سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ امیر معاویہ نے بھی ایسا کیا۔ ہم نے اس کا بھی پورا محاسبہ کیا۔ اور ثابت کر دیا۔ کہ ان روایات کا کوئی وزن نہیں۔ ان سے کوئی بات ثابت نہیں ہو سکتی۔

marfat.com
Marfat.com

اہل تشیع اب بھی لعنت کے خوگر ہیں

فروع کافی:

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ثُوَيْرٍ وَاَبِيْ سَلَمَةَ السَّرَّاجِ قَالَ سَمِعْنَا اَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ يَلْعَنُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ مَكْتُوْبَةٍ اَرْبَعَةً مِّنَ الرِّجَالِ وَاَرْبَعًا مِّنَ النِّسَاءِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَمُعَاوِيَةُ وَيُسَمِّيْهِمْ وَفُلَانَةٌ وَفُلَانَةٌ وَهِنْدٌ وَاُمُّ الْحَكَمِ اُخْتُ مُعَاوِيَةَ۔

(فروع کافی جلد ۳ ص ۳۴۲۔ کتاب الصلوٰۃ الخ۔ مطبوعہ تہران طبع جدید)

ترجمہ

حسین بن ثویر اور سلمہ سراج دونوں روایت کرتے ہیں۔ کہ ہم نے امام جعفر صادق کو ہر فرضی نماز کے بعد چار مردوں اور چار عورتوں پر لعنت کرتے سنا ان چار مردوں میں امیر معاویہ بھی ہیں۔ اور چوتھی عورت ام الحکم ہیں جو امیر معاویہ کی ہمشیرہ ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

"شیعہ" اگر سنّی کے جنازہ کی نماز پڑھے۔ تو وہ اس کے لیے لعنت کرے گا

فروع کافی:

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُنَافِقِیْنَ فَخَرَجَ الْحُسَیْنُ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَمْشِیْ فَلَقِیَ مَوْلًی لَهٗ فَقَالَ لَهٗ اِلٰی اَیْنَ تَذْهَبُ فَقَالَ اَفِرُّ مِنْ جَنَازَةِ هٰذَا الْمُنَافِقِ اَنْ اُصَلِّیَ عَلَیْهِ فَقَالَ لَهُ الْحُسَیْنُ عَلَیْهِ السَّلَامُ قُمْ اِلٰی جَنْبِیْ فَمَا سَمِعْتَنِیْ اَقُوْلُ فَقُلْ مِثْلَهٗ قَالَ فَرَفَعَ یَدَیْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَخْزِ عَبْدَكَ فِیْ عِبَادِكَ وَبِلَادِكَ۔

(فروع کافی جلد ۳ صفحہ نمبر ۱۸۹
كتاب الجنائز باب الصلوٰة
على الناصب مطبوعہ تہران طبع جدید)

ترجمہ

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایک منافق

marfat.com

Marfat.com

(یعنی سنی) مرگیا۔ تو امام حسین رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے۔ ایک غلام سے ملاقات ہوئی۔ اسے پوچھا۔ کہاں جا رہے ہو۔ اس نے کہا۔ کہ میں اس منافق کے جنازہ پڑھنے سے بھاگ رہا ہوں۔ یہ سن کر امام حسین رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا۔ ٹھہرو۔ اس کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں۔ تم میرے پہلو میں کھڑے ہو جانا۔ اور جو الفاظ میں کہوں تو بھی وہی کہنا۔ تو غلام کا بیان ہے۔ کہ میں نے امام موصوف سے یہ کہتے ہوئے سنا۔ انہوں نے ہاتھ اٹھائے۔ اور کہا اے اللہ! اس بندے کو اپنے بندوں میں ذلیل کر۔ اور اپنے شہروں میں اسے رسوا کر

(حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مزار اقدس پر حاضری کے وقت ہر شیعہ خلفاء ثلاثہ اور امیر معاویہ پر لعنت کرتا ہے۔

اماموں کے مزارات پر حاضری کے وقت شیعہ فرقہ خلفاء راشدین پر لعنت کرتا ہے

اہل تشیع کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ اگر کوئی شیعہ کسی اہل بیت کے مزار پر جائے۔ تو اس کی وہاں مانگی جانے والی دعا اس وقت تک قبول نہیں ہوتی۔ جب تک وہ خلفائے ثلاثہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حضور سب و شتم اور لعن طعن نہ کرے۔ الفاظ ملاحظہ ہوں

فروع کافی: اَنْتَ اَوَّلُ مَظْلُوْمٍ اَوَّلُ مَغْصُوْبٍ حَقُّهٗ فَصَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ظَلَمَكَ وَاعْتَدٰى عَلَيْكَ وَصَدَّ عَنْكَ لَعْنًا كَثِيْرًا

marfat.com
Marfat.com

يَلْعَنُهُمْ بِهِ كُلُّ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُرْسَلٍ وَكُلُّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ مُمْتَحَنٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔

(فروع کافی جلد ۴ ص ۵۷۰ ۔ کتاب الحج

دعاء عند قبر امیر المومنین

مطبوعہ تہران جدید)

ترجمہ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضری کے وقت زائر یہ دعا کرے ۔ آپ سب سے پہلے مظلوم ہیں ۔ آپ کا حق چھینا گیا ۔ تو آپ نے صبر اختیار کیا ۔ اور اجر پایا ۔ اللہ اس پر لعنت بھیجے جس نے آپ پر ظلم کیا آپ پر زیادتی کی ۔ اور آپ سے منہ موڑا ۔ تمام مقرب فرشتے ، تمام نبی مرسل اور تمام مومنین کی اس پر بے شمار لعنتیں ۔ اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے ۔

تحفۃ العوام :

پھر دو رکعت نماز پڑھے ۔ اور یہ کہے ۔

اَللّٰهُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّي وَابْدَاْ بِهِ اَوَّلًا ثُمَّ الثَّانِيْ ثُمَّ الثَّالِثَ ثُمَّ الرَّابِعَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيْدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ خَامِسًا وَّالْعَنْ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ زِيَادٍ وَ ابْنَ مَرْجَانَةَ وَ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَشِمْرًا وَ اٰلَ اَبِيْ سُفْيَانَ وَاٰلَ زِيَادٍ وَّاٰلَ مَرْوَانَ اِلٰى

marfat.com

Marfat.com

يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔

(تحفۃ العوام حصہ اوّل باب بیسواں ماہ محرم
کے اعمال مطبوعہ لکھنؤ۔ قدیم)

ترجمہ

پھر دو رکعت پڑھ کر یہ کہے۔ اے اللہ میری طرف سے سب سے پہلے ظالم پر مخصوص لعنت بھیج۔ (یعنی ابوبکر صدیق پر) اس طرح پہلے سے شروع کرے پھر دوسرے (فاروق اعظم) اور تیسرے (عثمان غنی) اور چوتھے (امیر معاویہ) پر اور پانچویں یزید بن معاویہ پر لعنت کرے۔ اے اللہ! تو عبید اللہ بن زیاد ابن مرجانہ، عمر بن سعد، شمر، ابوسفیان کی آل۔ زیاد کی آل اور مروان کی آل پر تا قیامت لعنت بھیج۔

الحاصل:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اہل سنت و اہل تشیع دونوں کی کتب میں ایسی روایات موجود ہیں۔ جن میں دونوں طرف سے ایک دوسرے پر لعن طعن اور سب و شتم کا ذکر ملتا ہے۔ ایسی تمام روایات سخت مجروح ہیں۔ اہل سنت کی کتب میں مذکورہ روایات کا مجروح ہونا ہم اسمائے رجال کی کتب سے ثابت کر چکے ہیں۔ اور اہل تشیع کی کتب کی روایات کی تردید خود حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے قول سے کر دی گئی۔ جس میں آپ نے اس بات سے منع فرما دیا کہ کوئی شخص امیر معاویہ پر سب اور لعن و طعن نہ کرے۔ کیونکہ ان کا اور ہمارا ایک خدا، ایک رسول اور ایک ہی دعوت ہے۔ حضرت امیر معاویہ کی طرف جن روایات سے یہ نسبت کی گئی ہے۔ کہ یہ بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ وغیرہ کو برا بھلا کہتے تھے۔ ان

marfat.com
Marfat.com

کی تحقیق بھی ہم نے کر دی۔ کہ یہ روایات ناقابل اعتبار اور غیر ثقہ ہیں۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تو ذکرِ علی سن کر رو دیا کرتے تھے۔ اور ان کے حق میں اللہ سے دعائیں کیا کرتے تھے۔ ایسے شخص سے یہ کیونکر متوقع کہ وہ جلیل القدر صحابی کے بارے میں زبان درازی سے کام لیتا ہو گا۔ لعنت کا سزاوار کوئی مشرک و کافر ہی ہو سکتا ہے۔ یہ عقیدہ نہ حضرت علی المرتضیٰ کا تھا۔ اور نہ ہی امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کا۔ یہ دونوں ایک دوسرے کو کامل الایمان سمجھتے تھے۔ اور ایک دوسرے کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار فرماتے تھے۔ امیر معاویہ رض نے ضرار سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تعریف خود کہہ کر سنی۔ اور پھر خوش خبری دی۔ کہ ان کی تعریف تیری بخشش کا ذریعہ بنے گی۔ (انشاء اللہ)

ہر منصف مزاج آدمی اس امر سے بخوبی واقف ہو چکا ہو گا کہ لعن طعن اور تبرّہ بازی اہلسنت کا شیوہ نہیں۔ بلکہ یہ بد خصلت اہل تشیع میں گھر کر چکی ہے۔ نہ تو اہل سنت کے اکابرین میں سے کسی نے اس قابل نفرت عمل کو اپنایا۔ اور نہ ہی ان کے متبعین میں سے کوئی اس کا حامی اور مؤید ہے۔ ہم تو تمام صحابہ کرام کو بلا استثناء امت کی ہدایت کے لیے روشن ستارے مانتے ہیں۔ ان کی محبت کو جزو ایمان گردانتے ہیں۔ ان کے ذکر سے دل کو سرور و فرحت کا سامان مہیا کرتے ہیں۔ وہ اور ہیں۔ جو ان کو برا بھلا کہتے ہیں۔ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مزار پر انوار پر حاضر ہو کر ان کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے۔

؎

اہل بیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں

لعنۃ اللہ علیکم دشمنانِ اہل بیت۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

---

marfat.com
Marfat.com

سُنی لائبریری ڈاٹ کام
www.sunnilibrary.com

WWW.SUNNILIBRARY.COM
دفاع صحابہ ورد رافضیت
علماء اہل سنت کی تحقیقی کتب
فری ڈاؤن لوڈ
آن لائین پڑھیں۔